

## 99264-کیا دوسری بیوی بننا قبول کر لے یا کہ صبر سے کام لے

سوال

میں چالیس سالہ طلاق یافتہ ایک حسب و نسب والی عورت ہوں، میں نے سابقہ تجربہ سے بہت سخت سبقت سیکھا ہے کیونکہ اختیار ظاہر کو دیکھ ہوانہ کہ دین و اخلاق کو، اب میرے لیے ایک دین و اخلاق والا رشتہ آیا ہے اور لوگ بھی اسے نیک و صالح کہتے ہیں، لیکن وہ شادی شدہ ہے اور اس بیوی ہمارے خاندان کی سیلی ہے۔

اسی طرح معاشرتی طور پر بھی وہ میرے خاندان سے کم درجہ کا شخص ہے، معاشرے کی نظر سے میں اسے قبول کرنے سے خوفزدہ ہوں کہ اگر وہ رشتہ قبول کرلوں تو معاشرے میں باتیں ہو گئی، اور اسی طرح بیوی کی نظروں میں بھی، میں مصر سے تعلق رکھتی ہوں، مولانا صاحب آپ کو علم ہے کہ مصری معاشرے میں دوسری بیوی کے بارہ میں کیا نظریات ہیں۔

میں نے نماز اسقراہ کے بعد راحت محسوس کی ہے اور قریب ہے کہ بھائی سے یہ رشتہ قبول کرنے کا کہہ دوں، لیکن جب معاشرے کو دیکھتی ہوں اور لوگوں کے سوالات ذہن میں آتے ہیں کہ اپنے سے کم درجہ کے خاندان کا رشتہ کیوں قبول کیا، اور ایک بیوی اور اس کی اولاد سے کس طرح خاوند چھین لیا جائے کہ وہ میرے خاندان کی سیلی بھی ہے تو میرا سینہ تنگ ہو جاتا ہے۔

اس شخص نے میرا رشتہ صرف مسلمان لڑکیوں کی عفت و عصمت محفوظ کرنے کے لیے طلب کیا ہے کسی مالی لائچ کی خاطر نہیں، خاص کر جب لڑکی نیک و صالح ہو، بلکہ وہ تو دوسروں کو بھی دوسری شادی کی ترغیب دلاتا ہے تاکہ معاشرہ اور عورت میں عفت اختیار کریں، اس کی گواہی میرا بھائی بھی دیتا ہے، اور پھر میں کوئی جوان اور خوبصورت بھی نہیں کہ کوئی اور رشتہ آجائے، وہ پچھوٹی عمر کی کسی خوبصورت عورت سے بھی رشتہ کر سکتا ہے، میرا سوال یہ ہے کہ آیا اگر میں اس رشتہ کو ٹھکراؤں تو کیا مجھ پر کوئی گناہ ہو گا، اور اس سلسلہ میں آپ کی رائے کیا ہے آیا میں یہ رشتہ قبول کرلوں یا پھر صبر کروں ہو سکتا ہے اللہ کوئی اور خاوند میا کر دے؟

پسندیدہ جواب

بلاشک و شبہ بہت سارے اسلامی معاشرے جن میں مصری معاشرہ بھی شامل ہے ایک سے زائد شادیاں کرنے کو پہلی بیوی سے خیانت کی نظر سے دیکھتے ہیں، یا پھر خاوند اور دوسری بیوی کے لیے اسے عیب تصور کیا جاتا ہے، حالانکہ اس نظریہ اور تصور کے غلط ہونے میں کوئی شبک و شبہ نہیں کیونکہ یہ نظریہ اور تصور شریعت مطہرہ کے مخالف ہے۔

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے تو آدمی کے لیے چار بیویاں رکھنا مباح کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿تَوَّمُ كُوْجُ عَوْرَتِينَ أَهْجِي لَكُلِّي دُوْ دُوْ تِينَ أَوْرَچَارِچَارَ سَنَّ نَكَاهَ كَرُو﴾۔ النساء (3)۔

اور پھر کسی بھی مسلمان شخص کے لیے اللہ تعالیٰ کے حکم پر اعتراض کرنا بھی ممکن نہیں، یا پھر اس کے لیے یہ گمان کرنا بھی جائز نہیں کہ یہ ظلم و زیادتی اور شرعاً حکم غلط ہے۔

اس لیے ہم آپ کے اس قول کی موافقت نہیں کرتے آپ نے کہا ہے:

”میں کس طرح ایک خاوند کو اس کی بیوی اور بچوں سے چھین سکتی ہوں“

آپ اس خاوند کو چھین نہیں رہیں، بلکہ اس شخص نے خود اپنی رضا و خوشی اور اختیار سے آپ کا رشتہ طلب کیا ہے۔

پھر وہ شخص دو گھروں اور خاندانوں کا بوجھ برداشت کریگا، اور پہلی بیوی کو آپ کی وجہ سے چھوڑ تو نہیں رہا تو پھر اسے چھیننا کیسے قرار دیا جاسکتا ہے؟!

رہا پہلی بیوی کا نظریہ تو یہ چیز عورتوں کی فطرت میں شامل ہے عموماً عورتوں میں اس میں غیرت کھاتی ہیں، اور عورت یہ نہیں چاہتی کہ اس کے ساتھ کوئی اور بیوی بھی شریک ہو بلکہ وہ تو چاہتی ہے کہ وہ اپنے خاوند کی اکملی بیوی رہے۔

یہ عام عورتوں میں ہی نہیں بلکہ امت کی سب سے اعلیٰ اور افضل عورتوں امتحات المؤمنین سے غیرت کی بنابر اس سلسلہ میں کچھ نہ کچھ صادر ہو جایا کرتا تھا، لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے تجاوز کر جاتے۔

اس طرح کے موقع پر خاوند کو حکمت سے کام لینا چاہتی ہے تاکہ اختلافات اور بحثگزاری زیادہ نہ ہو۔

آپ نے دریافت کیا ہے کہ: آیا میں اس شادی کو قبول کرلوں یا کہ صبر سے کام لوں ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ کوئی اور رشتہ پیدا کر دے؟

اس سلسلہ میں ہمارا جواب اور نصیحت یہی ہے کہ: اگر آپ کو امید ہے کہ آپ کو اس سے بہتر اور اچھارشته مل جائیگا تو اس رشتہ کے انکار کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اگر یہ خدشہ ہو کہ عمر زیادہ ہونے اور آپ کی خصوصی وجوہات کی بنابر اس سے بہتر رشتہ نہیں آئیگا، بلکہ اس جیسا اور رشتہ بھی نہیں ملے گا تو پھر ہماری رائے یہی ہے کہ آپ اس رشتہ کو قبول کرتے ہوئے شادی کر لیں۔ باقی علم تو اللہ کے پاس ہے۔

اور یہ بات کہ عورت کا دوسرا بیوی بننے پر راضی ہونا اور پہلی بیوی کی جانب سے کچھ تکلیف کا حصول اور اسے برداشت کرنا، اور معاشرے میں لوگوں کی باتیں سننا بغیر شادی کے رہنے سے بہت بھی زیادہ آسان ہے۔

بھم اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا گویں کہ وہ آپ کے لیے خیر و بخلانی میں آسانی پیدا کرے۔

واللہ اعلم۔